OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u16.v6.01(22)168-194

اعتکاف اور رہبانیت میں فرق، قرآن وسنت وشریعت کی روشنی میں

Difference between retreatal and monasticism in the light of Quran, Sunaah & Shariah

Dr. Muhammad Imran Malik
Visiting Lecturer, SZIC, University of the Punjab, Lahore.
Email: imranmalik.ier@pu.edu.pk

Dr. Iffat Tahira
Lecturer, Superior College Shalamar Campus, Lahore.
Email: iffatttahira@gmail.com

Qurat Ul Ain Mehboob
BS Islamic Studies, SZIC, University of the Punjab, Lahore.
Email: Aineemehboob1998@gmail.com

Received on: 24-01-2022 Accepted on: 25-02-2022

Abstract

This article explains the difference between I'tikaf and monasticism in the light of Quran and Sunnah. Food is necessary for survival; similarly, the food of the soul is the remembrance of Allah. I'tikaf is also a kind of remembrance of Allah. I'tikaf is actually to cut off worldly pleasures for a few days and get close to Allah through spirituality, but eating, drinking, cleaning and other important things are permissible during I'tikaf. While monasticism not only prohibits all these activities, but also other legitimate matters, but the origin of monasticism was really to protect its religion, since they abandoned their purpose, this system lost its original identity. This is an important point that distinguishes itikaf from monasticism, that many matters are permissible in itikaf, while many permissible matters are prohibited in monasticism, if it is said that all worldly affairs are impermissible in monasticism, then it will not be wrong to say. So, the result is that if we have the enthusiasm to protect our religion, then we have to carry it according to Sharia because man is not perfect and cannot be, therefore man should follow the way of God Almighty. Because if man searches for God with his intellect, the same thing will happen that happened about fourteen hundred years ago. Idols of God were made with hands and then it was thought that these idols would get us out of trouble. And the devil tries to mislead a person in every way, so even if he follows a religion, a

person should always pray to be upright. And then, as much knowledge as Allah has given to man, he should be satisfied with it, and he should not remove the God's secrets for no reason. The type of qualitative research used is descriptive research in this article.

Keywords:
I'tikaf, Monasticism, Deliverance, Monk, Purged, Self denial, Mendicant, Gautam budh, Immersion

تعارف

خدا کو تلاش کرنے کے لیے ہر دور میں انسان نے جدوجہد کی مگر اس پاک مقصد کے حصول کے لیے معتدل رویہ اختیار کرنے کے بجائے وہ افراط و تفریط کا شکار ہو گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی انسان نے دین میں بدعت ایجاد کی وہ گمراہی کا شکار ہو گیا۔ ایسی ہی بدعت اسلام سے پہلے رائج ہو چکی تھی کہ انسان خدا کے تقرب کے لیے دنیا سے کٹ گیا اور اس قدر بے رحمی کا مظاہرہ کیا کہ ماں بیٹے سے جدا ہو گئی، اولاد کے سر سے باپ کا سایہ چھن گیا، شوہر بیوی سے الگ ہو کر جنگلوں پہاڑوں اور غاروں میں جابسا۔ جسم کو ناپاک تصور کرتے ہوئے اس کے تمام تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ تمام جائز امور کو اپنے اوپر حرام کر لیا گیا۔ فطرت کے خلاف کام کرنا گویا جنگ کے مترادف ہے اور بالکل اسی طرح ہوا کہ جب راہب فطرت سے ہٹ کر طویل ریاضتیں کرتے تو خدا کے تقرب کے بجائے اللہ کا غضب مول لیتے اور واقعتاً حرام امور کا ارتکاب کر بیٹھتے جن سے اللہ نے انہیں منع فرمایا تھا۔ دراصل یہ رہبانیت تھی جو انہوں نے اپنے مذہب میں ایجاد کر لی تھی۔ مگر جنگلوں میں نکل جانا فی نفسہ حرام نہیں تھا بلکہ یہ تو اپنے دین کی حفاظت کے لیے تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ اپنے مقصد کو بھلا بیٹھے اور اس میں کا بے جا غلو کیا جانے لگا۔

"لا رهبانية في الإسلام"

یہ بات حق ہے کہ انسان دنیا میں رہتے ہوئے منفی اثرات کو قبول کرتا ہے اور شیطان اس کے دائیں، بائیں آگے اور پیچھے سے حملہ کرتا ہے۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان کٹھن ریاضتیں کر کے دنیا کو فراموش کر دے اور ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر صرف خدا کی یاد کو اپنا اولین فرض سمجھے، بلکہ اسلام تو یہ سکھ دیتا ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیاوی معاملات اور ذمہ داریاں بھی احسن طریقے سے نبھائی جائیں اور آخرت کی تیاری بھی کی جائے۔ اسلام نے ہر چیز کا ایک ضابطہ، ایک پیمانہ متعین کر دیا ہے اسی طرح تقرب الی اللہ کے حصول کے لیے ایک نظام بنا دیا کہ سال کے ایک مہینے کے آخری دس ایام میں اللہ کو خوب یاد کیا جائے جس سے اللہ راضی ہو جائے، مگر ساری زندگی دنیا سے بے اعتنائی کا رویہ اختیار کرنا یہ اسلام میں نہ صرف سخت ناپسندیدہ عمل ہے بلکہ اس کی پُر زور مذمت جا بجا ملتی ہے۔ امت مسلمہ بزدل نہیں کہ فتنوں سے ڈر کر پہاڑوں اور جنگلوں میں نکل جائے بلکہ یہ امت جہاد کر کے اس کا مقابلہ کرتی ہے۔ گویا اعتکاف عبادت کی ایسی صورت ہے جس میں ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں مسلمان اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ اسوہ حسنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی پاک

ﷺ نے دوران اعتکاف دنیاوی امور بھی سرانجام دیئے اور عبادت بھی کی۔ یہی وجہ ہے کہ اعتکاف ہر گز رہبانیت نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ مذکورہ بالا موضوع میں رہبانیت اور اعتکاف کا فرق بتانا ہے، تاکہ کوئی تذبذب کا شکار نہ ہو۔

ادبی جائزہ

اعتکاف فضائل، احکام اور مسائل

یہ کتاب ابوالمنیب محمد علی خا صخیلی اودالرشاد الحق اثری نے لکھی ہے، جو نومبر 2003ء میں شائع ہوئی۔ دوابواب اور 65 صفحات پر مشتمل انتہائی سادہ کتاب ہے۔ کتابِ مذکورہ میں اعتکاف سے متعلق تمام ضروری مسائل، احادیث صحیح کی روشنی میں جمع کیے گئے ہیں۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے واضح ہے اس میں صرف اعتکاف سے متعلق بات کی گئی ہے گویا اعتکاف کا معنی و مفہوم، اہمیت، فضیلت، اقسام اور اعتکاف سے متعلق دیگر ضروری اشیاء کو بیان کیا گیا ہے۔

شریعت و طریقت

مولانا عبدالرحمن کیلانی کی رہبانیت، صوفیت، صوفی ازم، طریقت کے متوالوں کو سنہری شریعت دین اسلام کی طرف راغب کرنے کے لیے لکھی گئی بہترین کتاب ہے۔ یہ دراصل رہبانیت اور تصوف پر مشتمل کتاب ہے۔ اس میں طریقت کے مختلف بنیادی نظریات، وحدت الوجود، وحدت المشہور، حلول، شریعت و طریقت کا تصادم، توحید وغیرہ کا تقابلی جائزہ کے ساتھ ساتھ طریقت کے حق میں دیے جانے والے دلائل اور شخصیات کا احترام آمیز انداز میں بہترین اور باحوالہ علمی محاسبہ بھی کیا گیا ہے۔

اسلامی عبادات پر ایک تحقیقی مطالعہ

اس کتاب کے مصنف الطاف احمد اعظمی ہیں۔ کتاب کا آغاز تصور عبادت کے باب سے ہوتا ہے۔ جس میں چار بڑے مذاہب کے عمومی تصورات بیان کئے گئے ہیں، ہندو، یہودی، عیسائی اور اسلام۔ ہر مذہب کی نمایاں خصوصیات بیان کی گئی ہیں اور پھر اسلام کے ارکان خمسہ میں سے نماز، زکوٰۃ اور روزہ کو الگ الگ باب میں بیان کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا تذبذب کا شکار نہ ہو، اور پھر ان تین ارکان کو مختلف مذاہب میں بھی بتایا گیا ہے کہ ان کے ہاں نماز، زکوٰۃ اور روزہ کا کیا تصور ہے۔ مذکورہ کتاب میں اعتکاف کو بھی مختصراً بیان کیا گیا ہے، جس میں اعتکاف کا معنی اور چند احادیث بتائی گئی ہیں۔

سیرت حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

ابن عبدالشکور کی 162 صفحات پر مشتمل ایک شاندار کتاب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ان چار عباد للہ (صحابہ اربعہ) میں سے ایک ہیں، جن کو علم احادیث میں فضیلت حاصل ہے اور وہ یہ ہیں۔

1. حضرت عبدللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
2. حضرت عبدللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

3. حضرت عبد للہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

4. حضرت عبد للہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

ابن عبد الشکور نے حضرت عبد للہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سیرت کو چند پہلوؤں مثلاً ایک درویش صحابی، تلواروں کی چھاؤں میں، بزم نبوت میں بیان کیا ہے اور حضرت محمد صلی للہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا کے احوال بھی بتائیں ہیں کہ انسان خدا کو تلاش کرنے کے لئے جنگلوں، پہاڑوں گویا کہ ترک دنیا کا قائل ہو چکا تھا۔ اس کتاب میں حضرت عبد للہ بن عمرو بن العاص کی سیرت کے ساتھ ساتھ رہبانیت کی ابتدا و تاریخ اور مسیحیت میں رہبانیت کا آغاز اور طریقے بھی بتائے ہیں۔

مذکورہ بالا کتب میں اعتکاف اور رہبانیت کو الگ الگ بہترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ میرے پیش نظر اعتکاف اور رہبانیت کے فرق کو واضح کرنا ہے جو باحوالہ بالا کتب میں مذکور نہیں۔

مقاصد تحقیق

زیر بحث موضوع کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1) آسان اور قابل فہم انداز میں اعتکاف اور رہبانیت کا فرق واضح کرنا ہے۔

2) حدیث کا مفہوم ہے کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے، تو کسی بھی مسلمان کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ اعتکاف بھی رہبانیت کی ایک قسم ہے تو گویا عوام الناس کو گمراہی سے بچانا اور اعتکاف کی حقیقت کو اجاگر کرنا اس تحقیق کا اولین مقصد ہے۔

3) عوام الناس کے عقیدے میں اس بات کو پختہ کرنا ہے کہ اسلام ایک معتدل دین ہے۔ یہ رہبانیت کی طرح افراط و تفریط کا قائل نہیں، بلکہ معتدلانہ انداز میں زندگی بسر کرنے کا درس دیتا ہے۔ **"اسلام ایک معتدل دین"** اس اہمیت کو بتلانا اس تحقیق کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔

سوالات

اعتکاف کی ایسی کیا خوبی ہے جو رہبانیت سے ممتاز ہے؟

دوران اعتکاف بعض امور کی اجازت ہے مثلاً گھر والوں سے ملنا وغیرہ جبکہ رہبانیت میں جائز امور کی بھی سخت نفی ہے جیسے کہ ساری زندگی قطع تعلق رہنا وغیرہ۔

اعتکاف کی حقیقت کیا ہے؟

یوں تو مسلمان دن میں پانچ بار اللہ کے حضور پیش ہوتے ہیں اور اپنے کھلے دشمن کو شکست دیتے ہیں مگر اعتکاف میں رضاکارانہ زیادہ دنوں کے لیے اللہ کو یکسوئی سے پکارا جاتا ہے تاکہ زیادہ توجہ اور ولولے کے ساتھ تقرب الی اللہ کے حصول کی کوشش کی جائے۔

دنیا میں رہتے ہوئے انسان منفی اثرات قبول کرتا ہے تو اسلام کیسے اس سے اپنی حفاظت کا طریقہ بتاتا ہے؟ اسلام کیسے معتدل دین ہے؟

اسلام دین فطرت کے ساتھ ساتھ ایک معتدل دین بھی ہے اور یہی ایک خاصیت ہے کہ یہ انسان کی رعایت کرتے ہوئے اسے کچھ دنوں کے لیے ترغیب دیتا ہے کہ وہ اللہ سے جڑ جائے اور روحانی تسکین حاصل کرے کیونکہ۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ[1]

''سن لو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو طمانیت حاصل ہوتی ہے۔''

اور یہ اللہ کا احسان ہے کہ ساری زندگی اپنے آپ کو وقف کرنے کا ہرگز نہیں کہا گیا بلکہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بہترین صدقہ ہے۔

نبی آخر الزماں ﷺ کا ارشاد ہے:

أَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ سُرُورٌ يُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ يَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً أَوْ يَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا أَوْ يَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا وَلأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخٍ فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ شَهْرًا[2]

''اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو دے، یا اس سے مصیبت دور کرے، یا اس کا قرض ادا کرے یا اس کی بھوک ختم کرے، اور اگر میں کسی بھائی کے ساتھ اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے چلوں تو یہ مجھے اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک ماہ اعتکاف میں بیٹھنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

کیا دیدار الٰہی ممکن ہے؟

اسلام نے رہبانیت سے تو منع کیا ہے لیکن اس کے باوجود دیدار حق کے شوق میں ان لوگوں نے کچھ طریقے اختیار کر لیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ[3]

''اسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے۔''

اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ملنے کی فرمائش کی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو گئے۔ اسی طرح جب انسان سورج کو نہیں دیکھ سکتا تو وہ دیدار الٰہی کی تاب کیسے لا سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو نور ہے۔

رہبانیت

رہبانیت کیا ہے؟

خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا کا عجیب حال تھا۔ توحید کا تصور ذہنوں سے محو ہو چکا تھا۔ انسان خدا کی تلاش میں پہاڑوں کی چوٹیوں، غاروں اور جنگلوں کی خاک چھانتے ہوئے مارا مارا پھر رہا تھا۔ حالانکہ خدا تو ہر جگہ حاضر و ناظر تھا۔ انسان کے اتنے قریب تھا کہ اس کے ہر اعمال کو دیکھ رہا تھا۔ تمام تر احوال سے باخبر تھا۔ حتیٰ کہ اس کے سینے میں پوشیدہ خیالات سے بھی واقف تھا۔

عیسائیت کے راہبوں، تبت کے لاماؤں، بدھ مت کے بھکشوؤں اور ہندو مذہب کے رشیوں، سادھوؤں اور سنیاسیوں نے دنیا کو ترک کر دیا

تھا۔ خدا کو پانے کے عجیب وغریب طریقے ایجاد کر لیے تھے۔اجتماعی ذمہ داریوں سے کنارہ کشی، دنیاوی فرائض کی عدم ادائیگی، سوسائٹی و سماج سے بے تعلقی، ازدواجی زندگی سے قطع تعلق اور رشتہ داروں سے قطع رحمی کر کے غاروں میں پناہ لے لی تھی۔اور وہاں تپسیا کر کے مکتی (نجات) کے متلاشی تھے۔[4]

رہبانیت لغوی معنی

ترک دنیا، ترک لذت، رہبانوں کے طریقہ پر پرہیزگاری۔[5] عربی میں رَھِبَ کا معنی ہے وہ خوف زدہ ہوا۔[6] جبکہ راہب کا معنی ہے زاہد گوشہ نشین، تارک الدنیا، رومن کیتھولک، کلیسا کا درویش، قلندر۔[7]

رہبانیت کی ابتدا

تاریخ مذاہب کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مذہب میں جب بھی بگاڑ پیدا ہوتا ہے، تو اس کی ابتدا ہمیشہ مقدس اور نیک آرزوؤں سے ہوئی اور یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنے لئے بھلائی کے تصور سے کبھی سیر نہیں ہوتا اور اس بھلائی کو جلد از جلد حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ انسان نے سوچا کہ جو باتیں ہم آخرت میں مشاہدہ کریں گے۔ہمیں کسی نہ کسی طرح ان چیزوں کا تھوڑا بہت مشاہدہ اس دنیا میں بھی ہو جائے تو کیا ہی بہتر ہوگا؟ اس طرح اس نے ان غیب کے پردوں کو دور کرنے کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔اس نے یہ بھی سوچا کہ اس راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اس کا جسم اور اس کے مادی تقاضے ہیں۔ لہٰذا جب تک ان سے چھٹکارا حاصل نہ کیا جائے روحانی منازل طے کرنا ناممکن ہے۔یہی فکر رہبانیت کی بنیاد ہے۔[8] ارشاد باری ہے۔

وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ[9]

"اور ترک دنیا جو انہوں نے خود ایجاد کی ہم نے وہ ان پر فرض نہیں کی تھی۔ مگر انہوں نے رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لیے ایسا کیا۔ پس اسے نباہ نہ سکے جیسے نباہنا چاہیے تھا، تو ہم نے انہیں جو ان میں سے ایمان لائے ان کا اجر دے دیا، اور بہت سے تو ان میں بدکار ہی ہیں۔"

ان لوگوں کا نظریہ تھا کہ روحانیت کے اس راستے میں حائل سنگ گراں ہمارا مادی جسم ہے۔ لہذا اس جسم کو مضمحل اور کمزور بنانے کے لیے طرح طرح کے عذاب دیے جانے لگے کم سے کم کھانا پینا، جس سے صرف روح اور جسم کا تعلق باقی رہے اور کم سے کم سونا، دنیوی لذات جن سے فائدہ اٹھانے کا خدا نے انہیں حق دیا تھا اس سے کنارہ کشی کرنا، شدید سردی میں برہنہ بدن کے ساتھ باہر رات گزارنا، شدید گرمی میں کسی ایک ہی جگہ کھڑے رہنا، چپ کا روزہ رکھنا، کیچڑ میں پڑے رہنا اور اس طرح کی دوسری صورتیں مادی جسم کو کمزور کرنے اور اذیت دینے کے لیے انھوں نے ایجاد کر لی تھیں۔[10]

رہبانیت کی چند خصوصیات

اس راہبانہ بدعت کی چند خصوصیات تھیں جو اختصار کے ساتھ بیان کی جا رہی ہیں:

1) سخت ریاضتوں اور نت نئے طریقوں سے اپنے جسم کو اذیتیں دینا۔ اس معاملہ میں ہر راہب دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتا تھا۔

2) دوسری خصوصیت یہ تھی کہ وہ ہر وقت گندے رہتے اور صفائی سے سخت پرہیز کرتے تھے۔ نہانا یا جسم کو پانی لگانا ان کے نزدیک خداپرستی کے خلاف تھا۔ جسم کی صفائی کو وہ روح کی نجاست سمجھتے تھے۔

3) رہبانیت نے ازدواجی زندگی کو عملا بالکل حرام کر دیا اور نکاح کے رشتے کو کاٹ پھینکنے میں سخت بے دردی سے کام لیا۔ چوتھی اور پانچویں صدی کی تمام مذہبی تحریریں اس خیال سے بھری پڑی ہیں کہ تجرد سب سے بڑی اخلاقی قدر ہے اور عفت کے معنی ہیں کہ آدمی جنسی تعلق سے احتراز کرے خواہ وہ میاں بیوی کا تعلق ہی کیوں نہ ہو۔ روحانی زندگی کا کمال یہ سمجھا جاتا تھا کہ آدمی اپنے نفس کو بالکل مار دے اور اس میں جسمانی لذت کی کوئی خواہش تک باقی نہ چھوڑے۔ ان لوگوں کے نزدیک خواہش کو مار دینا اس لیے ضروری تھا کہ اس سے حیوانیت کو تقویت پہنچتی ہے۔ ان کے نزدیک لذت اور گناہ ہم معنی تھے۔ حقیقی مسرت بھی ان کی نگاہ میں خدافراموشی کی مترادف تھی۔[11]

رہبانیت کے درجات

1. کسی مباح اور حلال چیز کو اعتقاداً یا عملاً حرام قرار دے، یہ تو دین کی تحریف اور تغیر ہے۔ اس معنی کے اعتبار سے رہبانیت قطعاً حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ[12]

"اے ایمان والو! ان ستھری چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

2. مباح چیز کو اعتقاداً یا عملاً حرام قرار نہیں دیتا مگر کسی دنیاوی یا دینی ضرورت کی وجہ سے اس کو چھوڑنے کی پابندی کرتا ہے۔ دنیاوی ضرورت جیسے کسی بیماری کے خطرے سے کسی مباح چیز سے پرہیز کرے۔ اور دینی ضرورت یہ کہ یہ محسوس کرے کہ میں نے اس مباح کو اختیار کیا تو انجام میں کسی گناہ میں مبتلا ہو جاؤں گا جیسے جھوٹ، غیبت وغیرہ سے بچنے کے لیے کوئی آدمی لوگوں سے اختلاط ہی چھوڑ دے، جیسے صوفیائے کرام مبتدی کو کم کھانے، کم سونے کم اختلاط کی تاکید کرتے ہیں کہ یہ ایک مجاہدہ ہوتا ہے نفس کو اعتدال پر لانے کا جب نفس پر قابو ہو جاتا ہے کہ ناجائز تک پہنچنے کا خطرہ نہ رہے تو یہ پرہیز چھوڑ دیا جاتا ہے یہ در حقیقت رہبانیت نہیں تقویٰ ہے جو مطلوب فی الدین اور اسلاف کرام صحابہ اور تابعین اور ائمہ دین سے ثابت ہے۔

3. کسی مباح کو حرام تو قرار نہیں دیتا مگر اس کا استعمال جس طرح سنت سے ثابت ہے اس طرح کے استعمال کو بھی چھوڑنا ثواب اور افضل جان کر اس سے پرہیز کرتا ہے یہ ایک قسم کا غلو ہے جس سے احادیث کثیرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔[13]

رہبانیت کے تعارف، تاریخ اور خصوصیات جاننے کے بعد ہم بدھ مت، ہندومت اور عیسائیت میں رہبانیت کے طریقوں کو دیکھیں گے کہ ان کے مذہب میں خدا کو تلاش کرنے کا کیا طریقہ تھا؟

مختلف مذاہب میں رہبانیت

بدھ مت میں رہبانیت

بدھ مت کا بانی سدھارتھ گوتم بدھ ہے۔ اس کے والد کا نام شدھودن اور والدہ کا نام مایا-دیوی تھا۔ جوانی میں بدھ فلسفی کی زندگی عیش و عشرت میں گزری۔ ان کی شادی ہوئی ایک بیٹا ہوا جس کا نام راحل تھا۔ 29 سال کی عمر میں بدھ فلسفی نے گرہستی کی زندگی کو ترک کر دیا، شاہی وراثت چھوڑی اور گھومنے، مانگنے والے روحانی سالک بن گئے۔ بدھ نے اصل دکھ کو صاف صاف پہچان لیا تھا، جس کا تجربہ ہر شخص کو ہوتا ہے۔ تو دکھ پر غالب آنے کے لیے بدھ فلسفی کئی چیزوں کی ماہیت جاننا چاہتے تھے، جیسے پیدائش، عمر بڑھنا، بیماری، موت، دوسرا جنم، اداسی اور پریشانی وغیرہ۔ تاکہ ان سے نجات حاصل ہو سکے اور زندگی سے دکھ کا پہلو ختم ہو سکے۔[14]

الیگزینڈر برزن لکھتے ہیں:

''جنگ ان دشمنوں کے خلاف لڑی جاتی ہے، جو باہر کی دنیا میں موجود ہوں۔ لیکن اصل جنگ تو وہ ہوتی ہے جو اندرونی دشمنوں سے لڑنا ہوتی ہے۔ بدھ فلسفی یہی جنگ لڑنے کے لیے نکلے تھے۔ اس غرض سے گھر بار چھوڑ کر بدھ فلسفی کا نکلنا یہ بتاتا ہے کہ روحانیت کی تلاش میں نکلنے والے کا فرض ہے کہ اپنی ساری زندگی اسی کوشش کے لیے وقف کر دے۔''[15]

گوتم بدھ کی ریاضتیں

زندگی سے دکھ ختم کرنے کے لیے اور نروان حاصل کرنے کے لیے گوتم نے درج ذیل ریاضتیں کیں:

1) گوتم نے جنگل کی راہ لی۔ پہلے اس نے برہمنوں سے تعلیم حاصل کی اور یوگا کی مشقتیں سیکھیں اور مراقبہ میں بلند منزل تک پہنچا مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔

2) اس کے بعد گوتم نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور کٹھن ریاضت کی جس سے وہ قریب المرگ ہو گیا مگر کچھ حاصل نہ کر سکا۔

3) تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور عہد کیا جب تک صحیح جواب نہ حاصل کر لوں درخت سے نہیں اٹھوں گا۔ بالآخر ایک رات اسے مراقبہ کی چار منزلوں سے گزرنا پڑا جو کہ کامل معرفت سے متصف تھیں۔ آخری پہر ایک زبردست روشنی نظر آئی اور اسے اپنے تمام سوالوں کا جواب معلوم ہو گیا اور وہ گوتم سے بدھ بن گیا۔ اس روشنی سے اس نے نجات (نروان) کا راستہ پا لیا۔[16]

الیگزینڈر برزن کے مطابق آخرکار بہت گیان مراقبہ کے بعد بدھ فلسفی کو 35 سال کی عمر میں مکمل روشن ضمیری حاصل ہو گئی۔[17]

بدھ مت کے پیروکار

بدھ کے پیروکاروں کی نشانیاں

بدھ مت کے پیروکار کی واضح نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے اموال اور جائیداد سے دست کش ہو جائے۔ اپنا کاسئہ گدائی اٹھالے اور بدھوؤں کی جماعت کے ساتھ مل کر سوال کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور خیرات مانگنے پر زندہ رہے۔ اسی طرح بھکاری اور سستی بھی بدھ مت کے پیروکاروں کی واضح نشانی مانی جاتی ہے۔[18]

پیروکاروں کی تقسیم

گوتم بدھ کے پیروکاروں کو دو گروہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ گوتم بدھ نے نروان حاصل کرنے کے بعد اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کردی اور یہ مذہب بدھ مت تیزی سے پھیلا۔ اس میں دو گروہ تھے ایک جو بدھ مذہب اور دنیا دونوں کو ساتھ لے کر چل رہا تھا۔ یعنی دنیاداروں کا گروہ ۔اور دوسرا جو تارک الدنیا تھے جنہیں بھکشو اور اجتماعی طور پر سنگھ کہتے ہیں۔[19]

بھکشو (درویش) بننے کی شرائط

کسی بھی شخص کے لیے بدھ مذہب کے درویشوں میں شامل ہونے کے لئے درج ذیل شرائط پر پورا اترنا ضروری ہے:

1) وہ شخص کسی متعدی بیماریوں میں مبتلا نہ ہو۔

2) کسی کا غلام اور مقروض نہ ہو۔

3) والدین کی رضامندی کا ہونا بھی ضروری ہے۔

4) سر منڈوا کر، نارنجی کپڑے پہن کر گوشہ نشینی اختیار کرنا۔

5) شراب نوشی کو قطعی طور پر ممنوع سمجھنا۔

6) کھانا حاصل کرنے کے لئے لوگوں کے دروازے پر جانا اور دربدر پھر کر رزق جمع کرنا۔ اس کا طریقہ بدھ مذہب کے مطابق یہ ہے کہ درویش گھر کے دروازے پر جا کر کھڑا ہو جائے، اگر وہ کچھ دے دیں تو لے لے ورنہ آگے چلا جائے۔ اور جب اتنی مقدار جمع ہو جائے جو کھانے کے لئے کافی ہو تو واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف لوٹ جائے۔

7) صبح ہونے سے پہلے اپنی خانقاہ میں جھاڑو دینا۔ اور اس کے بعد تزکیہ نفس کے لیے ایک کونے میں بیٹھ کر ذکر خداوندی میں مشغول ہو جانا۔

8) درویش کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خانقاہوں میں رہے اور بالکل سادہ زندگی بسر کرے۔

9) اس کی عمر 15 سال سے کم نہ ہو۔

10) وہ نامرد نہ ہو۔

(11) حکومتی اہلکار مثلاً فوجی اور سپاہی نہ ہو۔

(12) مجرم یا سزا یافتہ چور نہ ہو۔[20]

درویشوں کے مشاغل

درویش صبح صادق سے قبل اٹھتے ہیں خانقاہ کو صاف کرتے ہیں۔ پھر ذکر الہی سے قلبی طہارت کرتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد جھولی اٹھا کر اپنے سرکردہ کے ہمراہ بھیک مانگنے کے لیے چلے جاتے ہیں۔ واپس آکر اس کے سامنے جھولی رکھ دیتے ہیں پھر لکھنا پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اپنے استاد سے معرفت اور گیان کی باتیں دریافت کرتے ہیں۔ غروب آفتاب سے قبل دوبارہ خانقاہ کی صفائی کرتے اور چراغ روشن کرتے ہیں۔ بعد ازاں اپنی سرکردہ کی تعلیم کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ فلسفہ گوتم پر غور و فکر کرتے ہیں۔ گھر گھر علم پھیلاتے اور انسانوں کو قلبی طہارت کی تلقین کرتے ہیں۔[21]

دنیاداروں کے فرائض

بدھ مذہب کے پیروکار دنیاداروں کے ذمے درج ذیل تین کام ہیں۔ جنہیں وہ باقاعدگی سے پورا کرتے ہیں:

1) درویشوں سے علم سیکھنا۔

2) گھریلو فرائض سرانجام دینا۔

3) درویشوں کے کھانے پینے کا بندوبست کرنا۔[22]

ہندومت میں رہبانیت

ہندوؤں کے تصور عبادت کی ایک نمایاں خصوصیت ترک دنیا اور نفس کشی ہے۔ ان کا سب سے بڑا عابد شخص وہ ہے، جو دنیا چھوڑ کر پہاڑوں اور جنگلوں میں جابسے۔ اور وہاں اپنی تمام خواہشات کو فنا کر کے ایشور کی تپسیا (یہ مراقبہ کی صورت میں ہوتی ہے اور اس میں مظاہر کی پرستش بھی شامل ہے۔) کرے۔ ایسے لوگ جوگی کہلاتے ہیں۔ یعنی خدا رسیدہ۔[23]

ڈاکٹر برنیر لکھتا ہے:

" یہ لوگ ایسے عجیب طور پر زندگی بسر کرتے ہیں کہ اگر میں اس کو بیان کروں تو مجھے شک ہے کہ آیا اس پر کوئی اعتبار کرے گا۔ خصوصاً میرا اشارہ ان لوگوں کی طرف ہے جو جوگی کہلاتے ہیں، اور جس کے معنی ہیں خدا سے ملا ہوا۔ بہت سے جوگی بالکل برہنہ رات دن تالابوں کے پاس بڑے بڑے درختوں کے نیچے یا مندروں کے ارد گرد کے مکانوں میں راکھ کا بستر کئے بیٹھے یا پڑے رہتے ہیں،، بہت سے جوگی ایک یا دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے رکھتے ہیں۔ ناخنوں کو اس قدر بڑھاتے ہیں کہ بڑھ کر مڑ جاتے ہیں۔ ان کے باز و سخت اور غیر طبعی ریاضت کی حالت میں کافی غذا نہ پہنچنے کی وجہ سے بیشتر بیماریوں میں مبتلا اشخاص کی طرح سوکھ کر نہایت دبلے پتلے ہو جاتے ہیں، اور رگوں اور پٹھوں کے خشک اور سخت ہو جانے کے باعث قابل نہیں رہتے کہ جھکا کر ان سے کچھ منہ میں ڈال سکیں۔ ان فقیروں کے پاس ان کے چیلے حاضر رہتے ہیں، جو

ان کو نہایت مہاتما سمجھ کر ان کا بڑا ادب کرتے ہیں۔"[24]

وہ مزید لکھتا ہے:

"بعض فقیروں کی نسبت مشہور ہے کہ وہ بڑے روشن ضمیر اور کامل جوگی ہیں اور حقیقت میں خدا رسیدہ ہیں۔ ان کی نسبت بالکل تارک الدنیا ہونے کا گمان ہے۔ یہ فقیر راہبوں کی طرح آبادی سے دور کسی باغ میں تنہا زندگی بسر کرتی ہیں، اور شہر میں کبھی نہیں آتے۔ اگر کوئی شخص ان کو بھوجن لا کر دیدے تو لے لیتے ہیں، اور اگر کوئی نہ لائے تو عوام کے خیال کے مطابق یہ مہاتما لوگ بھوجن کے بغیر بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ یہ مقدس لوگ اکثر مراقبہ کی حالت میں رہتے ہیں اور ایک فقیر نے خود مجھ سے کہا کہ ہماری روحیں گھنٹوں بے خودی اور استغراق کی حالت میں رہتی ہیں۔ ہمارے ظاہری حواس معطل ہو جاتے ہیں اور ہم کو خدا کا دیدار حاصل ہوتا ہے۔ جو ایک ناقابل بیان سفید اور چمکدار نور کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے اور ہم کو دنیا کے بکھیڑوں سے بالکل نفرت ہو جاتی ہے اور سرور خالص کی حالت میں ہم ایسے محو ہو جاتے ہیں جو ناقابل بیان ہے۔"[25]

عیسائیت میں رہبانیت کی ابتداء

حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل میں فسق و فجور عام ہو گیا خصوصاً ملوک اور رؤساء نے احکام انجیل سے کھلی بغاوت شروع کر دی ان میں جو کچھ علما اور صلحا تھے انہوں نے اس بد عملی سے روکا تو ان کو قتل کر دیا گیا۔ جو لوگ بچ گئے انہوں نے دیکھا کہ اب منع کرنے اور مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں اگر ہم ان لوگوں میں مل جل کر رہے تو ہمارا دین بھی برباد ہو گا اس لئے ان لوگوں نے اپنے اوپر یہ بات لازم کر لی کہ اب دنیا کی سب جائز لذات اور آرام بھی چھوڑ دیں گے، نکاح نہ کریں گے، کھانے پینے کے سامان جمع کرنے کی فکر نہ کریں گے، رہنے سہنے کے لیے مکان اور گھر کا اہتمام نہ کریں گے، لوگوں سے دور کسی جنگل پہاڑ میں زندگی بسر کریں یا پھر خانہ بدوشوں کی طرح زندگی سیاحت میں گزار دیں گے، تا کہ دین کے احکام پر آزادی سے پورا پورا عمل کر سکیں۔ ان کا طریقہ چونکہ حالات سے مجبور ہو کر اپنے دین کی حفاظت کے لئے تھا اس لئے یہ کوئی مذموم چیز نہ تھی۔ البتہ ایک چیز کو اللہ کے لیے اپنے اوپر لازم کر لینے کے بعد اس میں کوتاہی اور خلاف ورزی بڑا گناہ ہے۔ مگر ان میں سے بعض لوگوں نے رہبانیت کا نام رکھ کر دنیا طلبی اور عیش و عشرت کا ذریعہ بنا لیا اور جب لوگوں کا ان کی طرف رجوع ہوا تو فواحش کی نوبت آنے لگی۔[26] تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں میں رہبانیت کا آغاز مصر سے ہوا اس کا بانی سینٹ اینتھنی تھا۔[27]

متی کی انجیل میں ہے:

"یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تم سے کہتا ہوں کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔"[28]

اور جب ایک شخص یسوع سے کامل بننے کی خاطر نیکی کے بارے میں پوچھتا ہے تو وہ کہتے ہیں۔

"اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا۔"[29]

انجیل لوقا میں ہے کہ:

''پس تم میں سے جو کوئی اپنا سب کچھ ترک نہ کرے میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔''[30]

رہبانیت کا رد قرآن کی روشنی میں

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ[31]

اور جو کچھ تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر حاصل کر، اور اپنا حصہ دنیا میں سے نہ بھول، اور بھلائی کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی ہے، اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو، بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ[32]

''کہہ دو اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہے اور کس نے کھانے کی ستھری چیزیں (حرام کیں)، کہہ دو دنیا کی زندگی میں یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے لیے ہیں قیامت کے دن خالص انہیں کے لیے ہو جائیں گی، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں۔''

معارف القرآن میں ہے کہ:

ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو عبادات میں غلو اور خود ایجاد و تنگیاں پیدا کرتے ہیں اللہ تعالی کی حلال کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنے اور اپنے اوپر حرام قرار دینے کو عبادت و اطاعت سمجھتے ہیں۔[33]

رہبانیت کا رد حدیث کی روشنی میں

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا آكُلُ اللَّحْمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. فَقَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا؟ لَكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ، وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي»[34]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپ کی تنہائی کے معمولات کے بارے میں سوال کیا، پھر ان میں سے کسی نے کہا: میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا، کسی نے کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا، اور کسی نے کہا: میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ (آپ کو پتہ چلا) تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی، اس کی ثنا بیان کی اور فرمایا: ''لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے اس اس طرح سے کہا ہے۔ لیکن میں تو نماز پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے رغبت ہٹالی وہ مجھ سے نہیں۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا

وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ [35]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا (اور اس کی سختی نہ چل سکے گی) پس (اس لیے) اپنے عمل میں پختگی اختیار کرو۔ اور جہاں تک ممکن ہو میانہ روی برتو اور خوش ہو جاؤ (کہ اس طرز عمل سے تم کو دارین کے فوائد حاصل ہوں گے) اور صبح اور دوپہر اور شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو۔ (نماز پنج وقتہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ پابندی سے ادا کرو۔)"

تو یہ تھے اسلام سے قبل احوال کہ انسان خدا کی تلاش میں اپنے ہی دین میں غلو کر بیٹھا۔ اور افراط سے کام لیتے ہوئے انھوں نے جائز امور کو بھی حرام ٹھہرا دیا۔ مگر اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ وہ نہ تو مادیت پرست ہے اور نہ ہی دین پرست، بلکہ ایک معتدل راہ کی طرف دعوت دیتا ہے، جس پر چل کر انسان دین و دنیا دونوں میں سرخرو ہو سکے۔ گویا اللہ سبحان و تعالی خود ہمیں دونوں جہانوں میں کامیابی کی دعا سکھا رہے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [36]

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں بھی نیکی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

لیکن چونکہ انسان، نسیان سے ہے۔ اور ارد گرد کا ماحول اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کبھی اس پر مادیت کا غلبہ آجاتا ہے، تو کبھی وہ مال و متاع کے منفی اثرات کو قبول کرتا ہے۔ اس لیے اللہ نے روحانیت کا ایک نظام رکھا ہے۔ جسے اعتکاف کہتے ہیں۔ آئندہ صفحات میں اعتکاف کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

اعتکاف

معنی و مفہوم

اعتکاف کے لغوی معنی ہیں ٹھہرنا اور رکنا۔ [37] گوشہ نشین ہونا، نفس کو دنیاوی لذات سے باز رکھنا [38]۔

الاعتكاف هو الإقامة في المسجد بنية التقرب الى الله عزوجل ساعة فما فوقها، ليلا أو نهارا [39]

جب کہ شرعی اصطلاح میں کوئی شخص اللہ کا تقرب حاصل کرنے، اس کی عبادت، ذکر و اذکار کرنے کی نیت سے مسجد میں ایک خاص مدت کے لئے قیام کرے تو اسے اعتکاف کہتے ہیں۔

اہمیت و فضیلت

اعتکاف رمضان المبارک کی ایسی عبادت ہے جس میں بندہ دنیا کی تمام رنگینیوں سے بے نیاز ہو کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی اور در گزر کا طلبگار ہوتا ہے۔ بندگی کے جذبے اور احساس کے ساتھ بندہ خدا تمام تر دلچسپیوں اور خواہشات سے کنارہ کش ہو کر، بیوی، بچوں، عزیز و اقارب کو چھوڑ کر چند مخصوص دنوں کے لیے اپنے رب کے گھر میں حاضر ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالْقِرَاءَةِ وَهُمْ فِي قُبَّةٍ لَهُمْ فَكَشَفَ السُّتُوْرَ وَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلَاةِ۔))[40]

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو سنا کہ وہ بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے، جبکہ وہ ایک خیمے میں تھے، آپ نے پردے ہٹائے اور فرمایا: خبردار! یقیناً تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے سرگوشی کرنے والا ہے، اس لیے کوئی کسی کو تکلیف نہ دے اور کوئی بھی دوسرے کے پاس نماز میں بلند آواز سے قراءت نہ کرے۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ، إِلَّا تَبَشْبَشَ اللهُ لَهُ، كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ»[41]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان مرد نماز اور ذکر کے لیے مسجدوں میں پابندی سے حاضر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ایسا خوش ہوتا ہے، جس طرح مسافر کے گھر والے اس کے گھر آنے پر خوش ہوتے ہیں۔"

اس سے بڑھ کر اعتکاف کی اور کیا فضیلت ہوگی کہ کوئی شخص محض اللہ کی رضا کی خاطر اس کی عبادت میں مصروف ہو۔ دن روزے کی حالت میں ہو اور رات کو قیام کی حالت میں ہو۔ اپنی تمام تر سہولیات کو ترک کر کے اپنے گھر بار کو چھوڑ کر محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسجد کو آباد کرتا ہو، وہاں قیام یعنی اعتکاف کرتا ہو۔ صرف اس لیے کہ رب ذوالجلال اس کی خطاؤں کو معاف کر دے، اس سے راضی ہو جائے۔ جب یہ نیت ہو اور وہ بندہ اس قدر پر خلوص ہو تو پھر وہ رب کائنات کیوں نہ اس سے راضی ہو، کیوں نہ وہ اس پر اپنی رحمت اور بخشش کے دروازے کھول دے، کیوں نہ اس کو اپنی جنت میں داخل کرے بے شک یہی ہے وہ شخص جو اللہ رب العزت کی ان عظیم نعمتوں کا وارث ہے۔[42]

مدت

اعتکاف رمضان میں بھی اور غیر رمضان میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن رمضان میں کیا گیا اعتکاف افضیلت رکھتا ہے۔ رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔[43]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا[44]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر رمضان کے آخری دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ جس سال آپ کا وصال ہوا آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔"

اعتکاف گھنٹہ بھر کے لئے بھی کیا جا سکتا ہے اور طویل دنوں تک بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ سے زیادہ بیس دن کا اعتکاف کیا جس کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے۔

اقسام

اعتکاف کی تین اقسام ہیں۔

1) **واجب:** یہ وہ اعتکاف ہے جس کی نذر (منت) مانی جائے۔ جس طرح نفلی نماز، نفلی روزہ، نفلی حج، نفلی صدقہ وغیرہ کی منت مان لی جائے تو اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، اس طرح اگر کوئی شخص اعتکاف کی منت مان لے تو اس پر یہ منت پوری کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ اس روایت سے ثابت ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً[45]

"انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات کا مسجد الحرام میں اعتکاف کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کر۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات بھر اعتکاف کیا۔"

2) **سنت مؤکدہ:** یہ اعتکاف رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ بھی کہلاتا ہے، یعنی اگر کسی گاؤں یا محلے میں کوئی ایک فرد یا چند لوگ اعتکاف کا اہتمام کرتے ہیں، تو باقی تمام لوگوں کی طرف سے بھی یہ سنت ادا ہو جائے گی۔[46]

3) **مستحب/نفلی:** مستحب یا نفلی اعتکاف کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں، اور نہ ہی کوئی خاص وقت مقرر ہے۔ اس اعتکاف میں روزہ رکھنے کی شرط نہیں ہے۔[47]

ارکان اور شرائط

اعتکاف میں صرف ایک رکن ہے وہ یہ ہے کہ اعتکاف کے لئے کسی ایسی مسجد میں مخصوص مدت کے لیے خاص طریقے سے قیام کیا جائے جہاں پنجگانہ نماز ہوتی ہے۔ اعتکاف کی شرائط درج ذیل ہیں:

1) مسلمان ہونا۔

2) عاقل، بالغ ہونا۔

3) اعتکاف کی نیت کرنا۔

4) مسجد میں قیام کرنا۔

5) سنت مؤکدہ اور واجب میں روزے سے ہونا۔

6) بدن پاک ہو، جنابت اور حیض ونفاس سے پاک ہونا۔[48]

عورت کے لیے اعتکاف کی دو شرائط مزید ہیں:

1) خاوند کی اجازت۔

2) ماحول پر امن ہو۔[49]

اعتکاف کا مقصد

اعتکاف کا مقصد دنیا کے تردّد، فکر اور مشغولیت سے ذہن کو فارغ کرکے دل کو پورے طور پر اللہ تعالیٰ کی ہمہ وقت یاد کے ذریعے قلب کی صفائی کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ دنیا میں رہتے ہوئے انسان کو بہت سے فکر اور پریشانیوں کا سامنا رہتا ہے اور چاہنے کے باوجود ان سے پیچھے نہیں چھڑا سکتا۔[50]

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات اعتکاف

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ [51]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ جواد (سخی) تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے بہت ہی زیادہ جود وکرم فرماتے۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے، غرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا اس سے بھی زیادہ جود وکرم فرمایا کرتے تھے۔"

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ، قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ، فَدَنَوْا مِنْهُ، فَقَالَ: إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ، أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ أُتِيتُ، فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ[52]

"رسول اللہ ﷺ نے ایک ترکی خیمے کے اندر جس کے دروازے پر چٹائی تھی، رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا۔ کہا: تو آپ نے چٹائی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر خیمے کے ایک کونے میں کیا، پھر اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکال کر لوگوں سے گفتگو فرمائی، لوگ آپ کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اس شب (قدر) کو تلاش کرنے کے لیے پہلے

عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میں نے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میرے پاس (بخاری حدیث: 813 میں ہے: جبریل علیہ السلام کی) آمد ہوئی تو مجھ سے کہا گیا: وہ آخری دس راتوں میں ہے، تو اب تم میں سے جو اعتکاف کرنا چاہے، وہ اعتکاف کر لے۔"لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔"

معتکف کے لیے جائز امور/مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ، إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا[53]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے (اعتکاف کی حالت میں) سر مبارک میری طرف حجرہ کے اندر کر دیتے، اور میں اس میں کنگھا کر دیتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب معتکف ہوتے تو بلا حاجت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ، ثُمَّ يَدْخُلُهُ[54]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے۔"

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ: لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ، وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا، فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَجَازَا، وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا [55]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں (اعتکاف میں) تھے آپ کے پاس ازواج مطہرات بیٹھی تھیں۔ جب وہ چلنے لگیں تو آپ نے صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جلدی نہ کر، میں تمہیں چھوڑنے چلتا ہوں۔ ان کا حجرہ دار اسامہ رضی اللہ عنہ میں تھا، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے تو دو انصاری صحابیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جلدی سے آگے بڑھ جانا چاہا۔ لیکن آپ نے فرمایا ٹھہرو! ادھر سنو! یہ صفیہ بنت حیی ہیں (جو میری بیوی ہیں) ان حضرات نے عرض کی، سبحان اللہ! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ شیطان (انسان کے جسم میں) خون کی طرح دوڑتا ہے اور مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی (بری) بات نہ ڈال دے۔"

مسجد سے باہر نکلنے کی ممانعت

معتکف کو جن امور کے سلسلہ میں مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1) بیمار کی عیادت۔

2) جنازے میں شرکت۔

3) بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے باہر جانا۔

4) مصیبت زدہ کی مدد کے لئے مسجد سے باہر جانا۔

5) مسجد کے مینار کے اوپر جانا۔

6) مسجد کے حجروں میں جانا۔[56]

آدابِ اعتکاف

دورانِ اعتکاف معتکف کو درج ذیل امور کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔[57]

1) نیک باتوں کا اہتمام

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ[58]

''اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہی بات کہیں جو بہتر ہو۔''

یہ حکم اگرچہ ہر وقت کے لئے ہے لیکن مسجد میں خاص طور پر اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نیکی اور بھلائی کی باتوں کے علاوہ کلام کرنا معتکف کے لیے بدرجہ اولیٰ مکروہ ہے۔

2) دینی تعلیم کا اہتمام

اعتکاف کے دوران قرآن مجید کی تلاوت، دین کا علم سیکھنا، آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کا مطالعہ اور انبیاء کرام کے حالات اور واقعات پر مشتمل قصص الانبیاء بزرگانِ دین کے حالات و واقعات سے آگاہی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

3) درس وتدریس کا اہتمام

معتکف قرآن اور حدیث اور اسلامی تعلیمات پر درس دے سکتا ہے۔ خود درس نہ دے، تو ایسے پروگرام میں شریک ہو سکتا ہے۔ دوسرے معتکف حضرات کو نیکی اور بھلائی کی نصیحت اور دینی علوم پڑھا سکتا ہے۔ دینی موضوعات پر دوسرے معتکف حضرات سے تبادلہ خیال کر سکتا ہے۔البتہ مناظرانہ انداز کے بحث ومباحثہ سے ہر صورت میں اجتناب کیا جائے۔

4) اعتکاف میں کپڑے تبدیل کرنا اور غسل کرنا

معتکف کے لیے مسجد کے اندر لباس تبدیل کرنا جائز ہے۔ اعتکاف کے وقت دو تین صاف ستھرے لباس کے جوڑے موجود رہنے چاہیے۔ اللہ تعالیٰ صفائی پسند ہے اس لئے گندے اور میلے کپڑوں کے بجائے صاف ستھرے کپڑوں کے ساتھ اعتکاف کرنا چاہیے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ[59]

آپ نے فرمایا: ''اللہ خود جمیل ہے، وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔''

وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ [60]

''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم معتکف ہوتے اور میں حائضہ ہوتی۔ اس کے باوجود آپ سر مبارک (مسجد سے) باہر کر دیتے اور میں اسے دھوتی تھی۔''

غسل رأس المعتكف جائز كترجيله على نص هذا الحديث، وغسل جسده في معنى غسله رأسه، ولا أعلم في ذلك خلافا، وروى ابن وهب عن مالك قال: لا بأس أن يخرج إلى غسل الجمعة إلى الموضع الذى يتوضأ فيه، ولا بأس أن يخرج يغتسل للحر يصيبه [61]

''اعتکاف میں سر کا دھونا جائز ہے جیسا کہ اس حدیث کے متن کے مطابق ہے، اس کی طہارت ہے اور بدن کا دھونا سر دھونے کے معنی میں ہے اور مجھے اس میں کوئی فرق نہیں معلوم۔''

5) اعتکاف کے دوران کھانا پینا

بعض مساجد میں معتکف حضرات کے لیے اجتماعی افطاری کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر معتکف حضرات کو چاہیے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں ایک دوسرے کے لیے ایثار کیا جائے۔ چھینا جھپٹی سے احتراز کیا جائے کھانے میں خوامخواہ نقص نہ نکالے جائیں، ورنہ اعتکاف کی اصل روح ختم ہو جائے گی۔

مکروہات اعتکاف

عام زندگی میں انسان حدود اللہ میں رہتے ہوئے تمام امور انجام دے سکتا ہے۔ لیکن اعتکاف کے دوران بعض امور ایسے ہیں، جنھیں اختیار کرنے سے اعتکاف ختم تو نہیں ہوتا۔ لیکن مکروہ ہو جاتا ہے، معتکف کو درج ذیل امور سے بچنا چاہیے کیونکہ اعتکاف کے دوران ان چیزوں کی اجازت نہیں۔ [62]

1) چپ رہنا

بعض لوگ اعتکاف کے دوران چپ کا روزہ رکھ لیتے ہیں۔ عبادت اور ثواب کی نیت سے بالکل خاموشی اختیار کر لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر ثواب سمجھ کر خاموشی اختیار نہ کی جائے تو جائز ہے۔ کیونکہ فضول اور بے مقصد باتوں سے بچنا تقویٰ اور پرہیزگاری میں شامل ہے۔ ضرورت کے وقت بات چیت کرنا کسی کو دین کا مسئلہ سمجھانا یا کسی سے سیکھنا بندگی رب میں شامل ہے۔

2) داڑھی مونڈنا

عام دنوں میں داڑھی پر بلیڈ یا استرا چلانا، پیارے نبی ﷺ سے محبت اور عقیدت کے دعوے کی نفی ہے، لیکن اعتکاف میں خاص طور پر شیو کرنا مکروہ کام ہے، داڑھی مونڈھنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا لیکن یہ کام کسی بھی صورت میں مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ اعتکاف کے

دوران مونچھوں کی تراش خراش کی جاسکتی ہے۔

3) مسجد میں خرید وفروخت کرنا

مسجد میں فروخت کے لئے مال تجارت لانا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر معتکف کا کوئی ذریعہ روزگار نہ ہو اور اہل وعیال کی کفالت کا انحصار اسی سامان تجارت پر ہو تو خرید وفروخت کی جاسکتی ہے، لیکن ایسا کرنا تقویٰ اور توکل علی اللہ کے خلاف ہے۔ مستحسن صورت یہی ہے کہ ایسے کاموں سے دامن بچا کر اور دنیاوی معاملات سے بے نیاز ہو کر یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ بندگی رب کے تقاضے پورے کرے۔

4) دنیاوی معاملات میں دلچسپی لینا

اعتکاف کے دوران دنیاوی معاملات میں دلچسپی لینا مکروہ ہے۔ گلی محلے میں، شہر یا قصبے، اندرون اور بیرون ملک کیا ہو رہا ہے؟ ان معاملات پر سوچنے اور متفکر ہونے کے بجائے اپنے اللہ سے لو لگائے رکھے۔

5) فضول بات چیت اور ہنسی مذاق

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف میں اچھی اور بھلائی کی بات کے علاوہ کوئی بات نہیں کرنی چاہیے۔ کسی کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے، کسی کو تکلیف میں مبتلا دیکھ کر خوشی کا اظہار اعتکاف کو مکروہ کر دیتا ہے۔

6) غیبت اور جھوٹ کی ممانعت

روزمرہ کی زندگی میں بھی اللہ اور اس کے رسول نے مسلمانوں کو غیبت، چغلی، جھوٹ اور بہتان سے منع فرمایا ہے۔ لیکن اعتکاف کے دوران ان امور کے سلسلے میں خاص احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے اعتکاف مکروہ ہو جاتا ہے اور ساری ریاضت اور عبادت غارت چلی جاتی ہے۔

7) دنیاوی اخبارات اور کتب کے مطالعے سے اجتناب

اعتکاف میں دینی کتب کے علاوہ وقت گزارنے کے لیے اخبارات اور رسائل اور دنیاوی قسم کی کتب کا مطالعہ جائز نہیں ہے۔ اخبارات کے مطالعے سے تو ذہن کسی صورت میں یکسو نہیں رہ سکتا۔ جب کہ اعتکاف سراسر یکسوئی قلب کا نام ہے۔

مفسدات اعتکاف

مفسدات سے مراد وہ امور ہیں، جن سے اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔ وہ کام جن کے کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، ان میں بنیادی نوعیت کے امور درج ذیل ہیں۔[63]

1) مباشرت

اعتکاف کے دوران بیوی سے مباشرت اور بوس وکنار کی سختی سے ممانعت ہے اس سلسلے میں ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيَاتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ[64]

'' اوران سے مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں سوان کے قریب نہ جاؤ،اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتاہے تاکہ وہ پرہیز گار ہو جائیں۔''

2) گناہ کبیرہ کاارتکاب

گناہ کبیرہ کاارتکاب کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ معتکف اپنے آپ کو ذکر واذکار اور عبادت میں مصروف رکھے تاکہ شیطان اسے گناہ کبیرہ پر آمادہ نہ کرسکے۔

3) بے ہوشی اور جنون کی کیفیت

اگر کسی معتکف پر بے ہوشی اور جنون مسلسل طاری رہے تواس صورت میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ اگر بے ہوشی و جنون عارضی نوعیت کا ہو تواعتکاف جاری رکھا جاسکتا ہے

4) حیض اور نفاس

اگراعتکاف کے دوران معتکف خاتون کو حیض شروع ہو جائے تو اس سے بھی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں روزہ اور نماز کی ادائیگی ممکن نہیں رہتی اس لیے اعتکاف بھی برقرار نہیں رہ سکتا۔

رہبانیت اور اعتکاف کے طویل تعارف کے بعد اب ان دونوں کے مابین فرق کو واضح کیا جائے گا کہ وہ کیا چیزیں ہیں جو دونوں کو ایک دوسرے سے منفرد کرتی ہیں۔

اعتکاف اور رہبانیت میں فرق

رہبانیت	اعتکاف
1. ہمیشہ کے لئے دنیا اور مافیھا کو ترک کر دینا، جنگلوں میں نکل جانا۔ ان کے ہاں سب سے بڑا عابد شخص وہ تصور کیا جاتا جو علیحدہ رہ کر زندگی بسر کرے۔	صرف کچھ ایام کے لیے تزکیہ نفس کی خاطر الگ رہنا جب کہ اس میں بھی کئی ضروری امور کو جاری رکھنے کی گنجائش ہے۔
2. سخت ریاضتیں کرنا مثلا جسم کو طرح طرح کی اذیت دینا۔	جسم کو کسی قسم کی بھی اذیت دینا نا صرف اعتکاف میں بلکہ آئندہ ایام میں بھی حرام ہے البتہ عبادت میں مشغول رہنا نہایت پسندیدہ عمل ہے مثلا نماز، روزہ، قرآن وغیرہ۔

3. جسم کی صفائی کو روح کی نجاست سمجھنا اور ہمیشہ گندے رہنا۔ رہبانیت اور تصوف میں نہانا درست نہیں سمجھا جاتا۔	نہانا جائز ہے بلکہ اپنے آپ کو پاک صاف رکھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔
4. نا صرف ازدواجی زندگی بلکہ تمام تر رشتوں سے قطع تعلقی کرنا۔	دوران اعتکاف گھر والوں سے ملنا جائز ہے۔
5. بھکشو بھکاری کی زندگی بسر کرتے تھے اور گھر جا کر کر سوال کرتے۔	نہ صرف اعتکاف میں بلکہ باقی دنوں میں بھی مانگنا نہایت ناپسندیدہ عمل ہے۔
6. طویل مدت تک فاقے کرنا۔	کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ضرورت ہے لہذا اعتکاف میں کھانے پینے کی اجازت ہے۔
7. نت نئی ریاضتوں سے اس قدر کمزور ہو جانا کہ اپنا کام بھی خود کرنے کے قابل نہ رہنا، دوسروں پر بوجھ بن جانا۔	دوران اعتکاف وہ تمام تر ریاضتیں جن کا انسان کو کسی بھی صورت فائدہ نہیں ہو سکتا بلکہ نقصان ہے، تو ایسی ریاضتیں ناجائز ہیں کیوں کہ اللہ کو ایسی مشقت نہیں چاہیے جس سے صرف انسان کو نقصان ہو بلکہ اعتکاف کا حقیقی مقصد تو اپنے دل کو پاک صاف کرنا ہے اور اس کا واحد طریقہ ذکر اللہ ہے۔

خلاصۂ بحث:

خدا سے تعلق قائم کرنا اور نجات حاصل کرنا تمام انسانوں کی خواہش رہی ہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ خدا کی تلاش میں سر گرداں رہے مگر ان کا طریقہ کار اپنے مذہب کے مطابق نہ تھا۔ بلکہ خود سے گڑھے ہوئے انسانی قوانین تھے، فطرت سے ہٹے ہوئے تھے۔ عیسائیت، بدھ مت اور ہندو مت ان تین مذاہب میں رہبانیت کے آثار کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ ہر راہب، جوگی اور بھکشو سخت سے سخت مشقتیں کرتا کوئی کھانا نہ کھانے کے باعث ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جاتا، تو کوئی اتنا گندہ رہتا کہ اس کے جسم میں کیڑے پڑ جاتے، کوئی روحانی سالک بننے کی خاطر مانگنے کی زندگی کو ترجیح دیتا، تو کوئی جوگی بن کر اپنے ہاتھ ہوا میں کھڑے رکھتا۔ یہ سب کام وہ دنیا سے الگ تھلگ رہ کر کرتے تھے اور یہ تمام اطوار ان کے مذاہب میں نہیں تھے بلکہ انہوں نے خود ایجاد کر لیے تھے۔ راہب دراصل غیب کے پردے ہٹانا

چاہتے تھے مگر جس قدر یہ پردہ ہٹانے کی ضرورت تھی وہ اللہ نے خود ہٹادیے تھے۔اللہ پر ایمان، جزااور سزا کے قوانین، حیات بعد الموت یہ تمام غیب کی باتیں ہیں جو اللہ نے انبیاء کے ذریعے انسان کو بتادیں۔یعنی اسے اتنا علم دے دیا جو انسان کی سمجھ بوجھ یااس کی کامیابی کے لیے کافی ہے اور باقی چیزوں کو مصلحتاً پردے میں رکھا۔ لیکن ان کا پہلا ہدف غیب کے پردوں کو ہٹانا ہے جو بالکل ممنوع ہے۔ مگر افسوس ان کو نہ تو خدا ملا اور نہ ہی اس کا تقرب، بلکہ وہ ایسی گمراہی کا شکار ہوگئے کہ نا قابل بیان جرائم کا ارتکاب کر بیٹھے، جس کے بیان سے انسانیت کا سر شرم سے جھک جائے کیوں کہ جس مقصد کی تگ ودو میں وہ نکلے تھے، وہ ایک مقدس راستہ تھا۔ مگر انہوں نے اپنے مقصد کو پس پشت ڈال دیا اور گھٹیا و نازیبا حرکات میں مشغول ہوگئے، جو ان کی شریعت میں بھی حرام تھیں۔اللہ سبحان و تعالیٰ نے نسل انسانی کی بقاء کے لیے شادی جیسا مقدس نظام رکھا ہے۔ مگر رہبانیت نے اس کو بھی حرام قرار دیا اور یوں وہ گناہ کبیرہ یعنی زنا میں ملوث ہوگئے۔جب بھی خلاف فطرت کوئی کام کیا جاتا ہے تو اس کا نتیجہ سنگین جرائم کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔قرآن وحدیث میں بیشتر مقامات پر رہبانیت کا رد ہے۔اس کے برعکس ایک معتدل نظام ہے جو پیارے نبی کی سنت بھی ہے جسکو شرعی اصطلاح میں اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکاف میں ان تمام امور کی نفی ہے جو رہبانیت کی خصوصیات تصور کی جاتی ہیں۔دراصل اسلام ہمیں قطع تعلقی کا نہیں بلکہ صلہ رحمی کا درس دیتا ہے، بلکہ قطع تعلق شخص کا داخلہ جنت میں ممنوع ہے۔اسی طرح اپنے جسم کو اذیت دینا، گندے رہنا، عجیب وغریب ریاضتیں کرنا یہ تمام امور اعتکاف میں تو کیا اسلام نے باقی ایام میں بھی حرام قرار دیے ہیں۔رہبانیت میں ایک انتہائی دلچسپ بات یہ ہے کہ کوئی راہب یا جوگی جب کٹھن ریاضتیں کرتا تو وہ خود اپنے لیے کچھ کرنے کے قابل نہیں رہتا تھا بلکہ ان کے چیلے کام کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ خود کھانا کھانے کے قابل بھی نہیں رہتے تھے، تو یہ ایک قسم کی محتاجی اور دوسروں پر بوجھ بننے کے مترادف ہے۔جبکہ اعتکاف میں بالکل بھی اس قسم کی ریاضتیں نہیں ہیں، جس سے انسان دوسرے پر بوجھ بن جائے۔دوران اعتکاف وہ تمام امور ناجائز ہیں جو لایعنی مشقتوں کی بنیاد ہوں جن کا نا تو انسان کو فائدہ ہو اور ناہی رب کریم نے تقاضا کیا ہو۔اسلام دین فطرت ہے اور اس سے مراد یہی ہے کہ اس میں ایسے امور بجالانے کا حکم ہے جو فطرت کے عین مطابق ہیں۔البتہ زیادہ سے زیادہ خود کو عبادت میں مشغول رکھنا جس سے انسان روحانیت کے درجہ پر پہنچ جائے اعتکاف کی ایک نمایاں خاصیت ہے۔اس کے علاوہ اسلام نے رھبانیت کو کئی طریقوں سے رد کیا ھے۔

۱-نکاح کو مشروع کیا ہے۔

۲-رہبانیت اختیار کرنے اور نکاح نہ کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔

۳-رھبانیت کو یوں سمجھایا ہے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے، یعنی روحانی ترقی کا راستہ ترک دنیا نہیں بلکہ اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔

۴-جو رھبانیت اختیار کرتا ہے گویا کہ وہ دین میں غلو کرتا ہے، اور غلو دین میں منع ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1 Ar-Ra'd,28:13

2 Tibrani ،suleman bin ahmed bin ayub ، iamm ،mujam kabir،mutarajim:Muhammad shafiq ur rehman ،kitab ul ehkam ،shabbir brothers ،january 2018,ح 13468،v9،p 860

3 Al-An'aam,103:6

4 Ibn abad shakoor،seerat hazrat Abdullah bin amar bin al aas،hira publications9،fabruary،،1990p19:

5 Waris sarhandi ،ilmi urdu lughat)jamay،(imli kutab khana،،2018،p1281

6 Al-razi ،Muhammad bin abi bakar bin abdul qadir ،mukhtar al sahaah،mutarjim : abdul qadir، professor،dar ul ishaat،،2003،p370:

7 Farmaan fatah puri،doctor،rafay al lughaat،al faisal nashiraan،august ،،2005p389

8 Abdul rehman kelani ،molana،shariyat o triqat،maktabatus salam،lahore،january،،2006p20،21:

9 Al-Hadid،27:57

10 Shariat o Tariqat،p:21،20:

11 Maududi،abu ala ali،syed ،tafheem ul quran،adara tarjaman ul quran ،july1991،v5،p327-329

12 Al-Maaida87:5

13 Muhammad shafi،mufti،muarif al quran ،Idaratul muarif Karachi ،august 2006،،v8،p329

14 Alexzandar barzan ،budhmat aur islam،mutarajim: amjad ali bhatti ،doctor ،fiction house،،2012 ، p:31،32:

15 Aizan,p:31

16 Altaaf javed،Ghair sami mazahib kay bani ،apna idara،Lahore،،2004،p132،133:

17 Budhmat aur islam،p33:

18 Abdul qadir shebatul hamd،sheikh،aqwam e alam kay adyan o mazahib ،mutarajim:abu addullah Muhammad shuaib ،darus salam ،lahore ،may،،2007p97:

19 Asiya Rasheed ،Doctor،Muhammad shariq،Hafiz،mutalia mazahib alim ،idarah tehqiqat mazahib ،،2016،p146:

20 Muhammad yousaf khan ،professor،taqabul adyan ،bait ul uloom،lahore،س۔ن،p:92

21 Ghulam rasool chima،chaudry،professor،mazhib alam ka taqabili mutala،chaudry ghulam rasol and sons publishers،lahore،،2012،p268:

22 Taqabil e adyan ،p:93

23 Altaf ahmed azami ،islami ibadaat،maktaba qasim ul uloom،س۔ن،p:19

24 Barneer ،doctor ،waqa sair o siyahat، mutarajim: Muhammad hussain ،syed ،matba riyaz hind amritsar،،1886،190/2

25 Aizan ،p197:

26 Muarif ul quran ،p327،326

[27] Tafheem ul quran ،p:327

[28] Mata,23:19

[29] Mata ,21-22:19

[30] Loqa23:14

[31] Al-Qasas,77:28

[32] Al-A'raaf,32:7

[33] Muarif ul quran،p:557

[34] Muslim،abu al hasan muslim bin hajaj،imam،As-sahih al-muslim ،kitab un nikah ،bab istehbab un nikah،maktaba rehmaniya،3403ح،ن۔س،v1،p517

[35] Bukhari ،abu Abdullah Muhammad bin ismael،imam ،sahih al bukhari ،kitab ul eman ،bab al deen yasar، maktaba rehmaniya،39ح،ن۔س،v1،p67

[36] Al-Baqara،201:2

[37] Ibn e manzor ،Muhammad bin mukarram ،lisan ul arab ،daar ahya al turas9/252،ء1988،

[38] Khawaja abdul majeed ،jame al lughaat،urdu science board،march،ء1989186/1

[39] Ibn e hazam , al muhali, dar ul habil،ن۔س،v،5:p179

[40] Sunan abi dawood, kitab al salaat, baab fee rafa al sout bil qara'aat fee al salaat al lail:ح،1332،197/1

[41] Ibn e majaah, abu Abdullah Muhammad bin al yazeed al rabee/rabi al qazowani , imaam , al sunan, al kitaab al salaat , baab lazoom al msaajid wa intzaar al salaat , maktaba rehmaniya،800:ح،ن۔س،161/1

[42] Abu Al Muneeb Muhammad Ali khaaskheeli,Al Rishaad al haq Asri , Aitkaaf Fazaail , Ihkaam o msail , Idara Tahqeqaat Salphia/Salfiya،november ،ء2003p:10:

[43] I'tikaf aur khawateen،p7:

[44] Sunan abi dawood،kitab al siyam ،bab aina yakon al I'tikaf،2466:ح،356/1

[45] Sahih al bukhari،kitab al soom،bab man lam yar ala al mutakif souman،maktaba rehmaniya،2042:ح،ن۔س،366/1

[46] Muhammad iftikhar khokhar ،doctor ،I'tikaf (fazail o masail),islamic publications،december،ء1999,p17:

[47] Aizan

[48] I'tikaf(fazail o masail)،p19:

[49] I'tikaf aur khawateen،p9:

[50] Aizan ،p25:

[51] Sahih al bukhari، Baab kaifa kaana badaa al wahi،6:ح،58/1

[52] Sahih al muslim ،kitab al sayam،bab fazal lailatul qadar،maktaba rehmaniya،2771:ح،ن۔س،432/1

[53] Sahih al bukhari ،kitab al soom،bab al mutakif la yadkhul albeit illa lihaja،2029:ح،363/1

[54] Sahih al bukhari،kitab al soom، bab I'tikaf al nisa ،ح:2033،364/1

[55] Sahih al bukhari ،kitab al soom،bab ziyada al miraat zujuha fi I'tikafuh،2038:ح،365/1

[56] I'tikaf(fazail o masail)،p41:

[57]Aizan ،p22:

[58] Al-Israa،53:17

[59] As –sahih al muslim ،kitab ul emaan ،bab tehreem al kibar o biyanah :ح،265،91/1

[60] bukhari،،abu Abdullah muhammad bin Ismael ،imam،sahih al bukhari ،kitab al I'tikaf،bab ghusal al mutakif ،dar al salam ،1999ح،،2031،p325

[61] Ibn bataal ،abu al hasan ali bin khalf bin abdul malik،sharah sahih al bukhari،maktabtul rushd ،2003ء،kitab al I'tikaf،bab ghusal al mutakif،p167،v4

[62] I'tikaf(fazail o masail),p28:

[63] Aizan ،p32:

[64]Al-Baqara،187:2

مصادر ومراجع

AL-Quran
Bibel
Kutab e ahaadees:

I. Ibn e majaah, abu Abdullah Muhammad bin al yazeed al rabee/rabi al qazowani , imaam ,As-sunan, maktaba rehmaniyaس۔ن،

II. bukhari،،abu Abdullah muhammad bin Ismael ،imam،sahih al bukhari،maktaba rehmaniya، س۔ن

III. bukhari،،abu Abdullah muhammad bin Ismael ،imam،sahih al bukhari،،dar al islam،1999

IV. dawood،abu dawood suleman bin ashas sajistani،imam ،As-sunan،maktaba rehmaniyaس۔ن،

V. Tibrani ،suleman bin ahmed bin ayub ، iamm ،mujam kabir،mutarajim:Muhammad shafiq ur rehman ،kitab ul ehkam ،shabbir brothers ،january 2018

VI. Muslim،abu al hasan muslim bin hajaj،imam،As-sahih al-muslim ،maktaba rehmaniyaس۔ن،

Sharah hadees:

1. Ibn bataal ،abu al hasan ali bin khalf bin abdul malik،sharah sahih al bukhari،maktabtul rushd،2003ء

Kutab e Tafsir:

1. Maududi،abu ala ali،syed ،tafheem ul quran،adara tarjaman ul quran ،july1991

2. Muhammad shafi،mufti،muarif al quran ،Idaratul muarif Karachi ،august 2006ء

Lughaat:

1. Ibn e manzor ،Muhammad bin mukarram ،lisan ul arab ،daar ahya al turasء1988،

2. Khawaja abdul majeed ،jame al lughaat،urdu science board،march،ء1989

3. Al-razi،Muhammad bin abi bakar bin abdul qadir،mukhtar al sahaah،mutarjim:abdul qadir، professor،dar ul ishaatء2003،

4. Farmaan fatah puri،doctor،rafay al lughaat،al faisal nashiraan،august ،؁2005

5. Waris sarhandi ،ilmi urdu lughat(jamay)،imli kutab khana،؁2018،

Urdu o arbi Kutab :

1. Ibn e hazam , al muhali, dar ul habilس۔ن،

2. Ibn abad shakoor،seerat hazrat Abdullah bin amar bin al aas،hira publications9،fabruary،؁1990

3. Abu Al Muneeb Muhammad Ali khaaskheeli,Al Rishaad al haq Asri , Aitkaaf Fazaail , Ihkaam o msail , Idara Tahqeqaat Salphia/Salfiya،november ،؁2003

4. Asiya Rasheed ،Doctor ،Muhammad shariq ،Hafiz ،mutalia mazahib alim ،idarah tehqiqat mazahib,2016

5. Ume abd muneeb ،I'tikaf o khawateen،mashraba ilm o hikmat،,1434hijri

6. Barneer ،doctor،waqa sair o siyahat،mutarajim:Muhammad hussain ،syed ،matba riyaz hind amritsar،؁1886،

7. Altaf ahmed azami ،islami ibadaat،maktaba qasim ul uloom،س۔ن،

8. Altaaf javed،Ghair sami mazahib kay bani ،apna idara،Lahore،؁2004،

9. abdul rehman kelani ،molana،shariyat o triqat،maktabatus salam،lahore،january،؁2006

10. Abdul qadir shebatul hamd،sheikh ،aqwam e alam kay adyan o mazahib ،mutarajim :abu addullah Muhammad shuaib ،darus salam ،lahore ،may،؁2007

11. Ghulam rasool chima،chaudry ،professor ،mazhib alam ka taqabili mutala ،chaudry ghulam rasol and sons publishers،lahore،؁2012،

12. Muhammad iftikhar khokhar ،doctor ،I'tikaf (fazail o masail),islamic publications،december،؁1999,

13. Muhammad yousaf khan ،professor،taqabul adyan ،bait ul uloom،lahore،س۔ن،

14. Alexzandar barzan ،budhmat aur islam،mutarajim:amjad ali bhatti،doctor،fiction house،؁2012،